الحاج محمد امین الحسینی ــ مفتی اعظم فلسطین

"برادران کرام ! اس مقدس سر زمین میں حج کے اجتماع نے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کی مشکلات اور ان کے مسائل پر غور کریں اور اس کا مناسب حل تلاش کریں - اسلام علم و عمل کا دین ہے - یہ ہدایت اور رشد کا دین ہے - یہ تمام اجتماعی مسائل کا حل پیش کرتا ہے - ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین انسانیت کے اس فریضے کی ادائیگی کے لئے پوری کوشش کریں -

آج کی اسلامی دنیا بہت سی سیاسی اور اجتماعی مشکلات میں گھری ہوئی ہے - اس کے بیشتر حصوں میں ایسے معتقدات اور معاشرتی مسلک فروغ پا رہے ہیں جو اسلام کی روح کے منافی ہیں - اجنبی استعمار کے زیر اثر ان اثرات کا نفوذ زیادہ سے زیادہ ہو گیا اور اس طرح مسلمان دو استعماروں کا شکار ہو گئے - ایک استعمار تو ان کے ممالک پر اور ان کی دولت و ثروت پر قابض ہوا اور دوسرا جو پہلے سے زیادہ خطرناک اور زیادہ مضرت رساں تھا ' فکری اور ثقافتی استعمار تھا ' جس نے ان کی عقل و فکر اور روح و قلب پر قبضہ کر لیا - یہاں تک کہ اس نے مسلمانوں کو ان کے مبادیات و عقائد سے بہت دور کر دیا اور اس طرح مسلمانوں میں تشتت و افتراق برپا ہوا -

آج کے مسائل میں ' جن کا فوری حل امت مسلمہ پر فرض ہے ' ایک مسئلہ فلسطین کا ہے - اس سر زمین کے ' جہاں مسجد اقصیٰ ہے ' یہودی استعمار نے ایک بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے - اس کی پشت پناہی دنیا کی بڑی استعماری طاقتیں کر رہی ہیں - فلسطین میں شدید مظالم ڈھائے گئے - یہاں کے اصلی باشندوں کو بے سر و سامانی کی حالت میں بے وطن کر دیا گیا - اور اب وہ عرب ممالک میں مہاجروں کی حیثیت سے زندگی گذار رہے ہیں - اس سلسلے میں جو اور ظلم و ستم ہوئے تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے -

2/802

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

صیہونی یہود صدیوں سے انہی خطوط پر جد و جہد کر رہے تھے - انہوں نے فلسطین پر مسلط ہونے کے لئے ہر ممکن وسیلہ سے کام لیا اور وہ اپنی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کو پوری طرح بروئے کار لائے۔ اس کے باوجود کہ ان کی تعداد ساری دنیا میں ملا جلا کر ایک کروڑ ساٹھ لاکھ سے زیادہ نہیں اور مسلمان ساٹھ کروڑ ھیں ' وہ اپنی سازشوں میں کامیاب ہو گئے - سامراجی طاقتوں کے بل بوتے پر وہ فلسطین کے بہت بڑے حصے پر قابض ہو گئے -

یہود کی کامیابی کی بڑی وجہ یہ تھی کہ ایک تو عرب ممالک اور مسلمان حکومتیں اپنے اندرونی اختلافات میں مبتلا تھیں ' دوسرے ان میں سے اکثر اس وقت اجنبی استعمار کے زیر تسلط تھے - اس لئے وہ فلسطینیوں کی برطانوی استعمار اور عالمی صیہونیت کے خلاف تیس سالہ جد و جہد میں کوئی مدد نہ کر سکے -

صیہونی یہودی اور استعماری طاقتیں اب ہمہ تن اس کوشش میں ہیں کہ فلسطین کے مسئلہ کا فیصلہ جوں کا توں کر دیا جائے - ان کی کوشش ھے کہ یہودی ریاست کو اور مضبوط بنائیں اور فلسطین سے نکالے ہوئے مہاجرین کو فلسطین سے باھر ھی آباد کر دیا جائے ان کی جائداد اور دیگر نقصانات کا برائے نام معاوضہ دے دیا جائے - یہودیوں نے یہ دیکھ کر کہ عرب ممالک میں آپس میں اختلافات پائے جاتے ہیں یہ موقع غنیمت سمجھا اور وہ دریائے اردن کے پانی کا رخ موڑنے میں کامیاب ہو گئے ' جس سے وہ صحرائے نقب کی زمین کو سیراب کر رہے ھیں اور اس سے بیش از پیش زرعی اور صنعتی فوائد حاصل کر رہے ھیں - پھر وہ پچھلے کئی سالوں سے ایٹم بنانے کی کوشش میں مصروف ھیں - انہوں نے وادی دیمونا میں ری ایکٹر قائم کر لیا ھے۔ با خبر ذرائع کا کہنا ھے کہ وہ دن دور نہیں (غالباً سال رواں کے دوران میں ھی) کہ اسرائیل بھی ایٹمی طاقت بن جائے گا - نیز دریائے اردن کے پانی سے وہ وادیٔ نقب کو سیراب کر کے اس میں چالیس لاکھ جنگی تربیت یافتہ یہودی آباد کر سکیں گے ' کیوں کہ اس کا رقبہ تقریباً فلسطین سے نصف ھے -

برادران عزیز ! اگر استعماری طاقتوں کی مدد سے صیہونیت اپنے عزائم میں کامیاب ہو گئی - اور فلسطین میں - مسجد اقصیٰ کی مبارک سر زمین میں

جو نبی اکرم کی معراج کے سفر کا شہر اور مسلمانوں کا پہلا قبلہ ہے - اس انسانیت‌سوز ظلم کو استحکام مل گیا اور وہ اس میں کامیاب ہو گئی کہ فلسطین کا فیصلہ موجودہ صورت حال پر ہی جوں کا توں کر دیا جائے اور اگر مسلمانان عالم نے اس صریح ظلم کو برداشت کر لیا تو یقین رکھئے کہ اسے ممالک اسلامیہ کے دوسرے مقدس شہروں پر بھی دست درازی کی جرات ہو جائے گی - یاد رکھئے جو شخص ظلم برداشت کرتا ہے وہ ظالم سے زیادہ مجرم ہے- سچا مسلمان وہ ہے جو ظلم کو نہ اپنے پر برداشت کرے نہ کسی دوسرے پر -

لاتظلمون ولا تظلمون

آج اسلامی دنیا مسئلہ فلسطین کے بارے میں ایک دوراھے پر آ چکی ہے - باھر کی دنیا کا فیصلہ اسلامی دنیا کے رجحان پر ہوگا کہ وہ کونسا راستہ اختیار کرتی ہے صیہونیت کی استعمار پسندی اور ظلم کو تسلیم کر کے مستقل ذلت و نکبت کا راستہ اختیار کرتی ہےیا آزادی اور خود ارادیت کے لئے جد وجہد کرتی ہے -

---